صاحب لکھتے ہیں:

''چند دردمندوں نے مجھ سے درخواست کی کہ چونکہ عوام کی ایک بڑی تعداد کو میری کتاب ''احیاء علوم الدین'' اور ''کیمیائے سعادت'' کے مطالب و مفاہیم تک رسائی نہیں ہے۔ اور دونوں کتابوں کا نفع اکبر اس بات کا متقاضی ہے کہ انھیں اشاعتِ عامہ حاصل ہو۔ اس لیے انھوں نے چاہا کہ میں ان کتابوں کی تلخیص و تسہیل فارسی زبان میں کردوں تاکہ نفع عام حاصل ہو۔'' (ص ۵۶۔ ملخصاً)

کتاب کے مترجم ''مولانا سید محمد اکبر شاہ ہاشمی'' رحمہ اللہ نسبتاً غیر معروف بزرگ ہیں۔ زیرِنظر کتاب پر لکھی گئی چند سطری تقریظ میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نوراللہ مرقدہٗ کے بیان کے مطابق دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کے دروس میں مولانا ندوی کے ہم سبق بھی رہے ہیں۔ بہرحال کتاب میں مترجم کے حالات کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ مترجم کا قلم نہایت ہموار اور مضبوط ہے۔ ترجمہ سہل اور عوامی زبان میں کیا گیا ہے اور نثر نہایت لطیف اور ہلکی پھلکی ہے۔ کتاب سے پہلے بہت عمدہ مقدمہ بھی شاملِ اشاعت ہے، جس میں حضرت امام غزالی کے مختصر حالاتِ زندگی اور کتاب کے موضوع وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔

کتاب میں پروف ریڈنگ کا معیار غیر تسلی بخش ہے جس کی وجہ سے غلطیوں کی تعداد نا خاطر خواہ حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ خاص طور پر عربی اور فارسی اشعار میں صحت کا کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا گیا۔ حتیٰ کہ سرورق پر ایک سے زائد طباعتی غلطیاں حیرت انگیز ہیں۔ ایک نام ور اور بڑا ادارہ ہونے کی حیثیت میں ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ کو چاہیے کہ آئندہ ان اغلاط سے مبرّا اشاعت کا خاص اہتمام کرے۔

● **علوم القرآن** **مؤلف: حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ**

ضخامت: ۲۸۸ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: المیزان، ناشران و تاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ زمانہ قریب کے ایک نابغہ عالم و متکلم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام اسلامی علوم و فنون خاص طور پر کلام و معقولات میں غیر معمولی دسترس سے نوازا تھا۔ جامعہ عباسیہ کی مشیخت اور ریاستِ اسلامیہ قلات کی وزارت معارف ان کی عظیم الشان شخصیت کے دو نامکمل تعارف ہیں۔ حضرت مولانا کی ساری زندگی دینی علوم کی خدمت کے محترم عمل میں صرف ہوئی۔ دینی علوم کے سرچشمہ یعنی قرآن مجید سے انھیں خصوصی شغف تھا۔ کئی دہائیوں تک خاص قرآن مجید کی تدریس و اشاعت ان کی دینی خدمات کا ایک روشن پہلو ہے۔ حضرت مولانا کو مبدأ فیض سے قرآن فہمی کی نہایت اعلیٰ صلاحیت عطا ہوئی تھی۔

زیرِنظر کتاب حضرت مولانا کی انھی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ کتاب بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ ترتیب کے اعتبار سے کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے چار ابواب میں علوم القرآن کی روایتی ابحاث مثلاً ضرورتِ وحی، تدوینِ قرآن، حفاظتِ قرآن، اعجاز و صداقتِ قرآن وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ موضوعات اگرچہ روایتی (بلکہ بہتر مصطلح میں ''مخدوم'') اور موجّہ ہیں کہ ان پر بہت سے علماء سیر حاصل تقاریر کر چکے ہیں لیکن ان روایتی موضوعات پر بھی اس کتاب کے مشمولات اپنے مؤلف کے غیر معمولی وسیع مطالعے، انتہائی سریع عقل اور بے حد پختہ اعتقادی وابستگی کا مظہر ہیں۔

پانچواں باب ''مبہماتِ قرآن'' کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے اور نہایت اہم موضوعات پر مشتمل ہے۔ یہ باب پہلے چاروں ابواب کے برابر کی ضخامت رکھتا ہے اور ہماری رائے میں کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔ جس میں علوم القرآن کے عمومی موضوعات سے ہٹ کر اہم نظریاتی اور اعتقادی مسائل و مباحث پر دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ ان موضوعات میں وجودِ